آؤ، خود دیکھ لو

āo, khud dekh lo

Come, See for Yourself

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 3]

(Urdu—Persian script)

© 2022 www.chashmamedia.org
published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is a collage including
OpenClipart-Vectors https://pixabay.com/images/id-2026191/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

کیا مَیں نے خود آ کر دیکھ لیا ہے؟	2
کیا مَیں اُس کے پیچھے ہو لیا ہوں؟	5
کیا مَیں اُس کا گھر والا بن گیا ہوں؟	6
کیا مسیح میرا بادشاہ ہے؟	7
انجیل، یوحنا 1:35-51	11

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک ناسمجھ لڑکا نہر میں نہاتے ہوئے پھسل گیا اور ڈوبنے لگا۔ اُس کے ساتھیوں کے دیکھتے دیکھتے وہ شور مچاتے ہوئے پانی کی گہرائیوں میں اوجھل ہو گیا۔ لیکن ایک دوست سے رہا نہ گیا۔ اُس نے پانی میں چھلانگ لگایا۔ اور سچ مچ تھوڑی دیر بعد وہ دوست کو پکڑ کر نکال لایا۔

بے چارہ لڑکا! وہ بے حس و حرکت کنارے پر پڑا رہا۔ کیا اُس کا دم نکل چکا تھا؟ اُس کے یار دوست پریشان حالت میں اُس کے گرد اکٹھے ہوئے۔ تب ایک نے کہا، "ٹھہرو، پہلے ہم پھیپھڑوں سے پانی نکالتے ہیں پھر اُس کا نبض دیکھتے ہیں۔" وہ جُھک کر کافی دیر طبّی امداد دینے میں لگا رہا۔ پھر اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا، "بہت ہی کمزور ہے۔ لیکن زندہ

ہے۔ ہلکی ہلکی سانس لے رہا ہے۔" حالانکہ بالکل بے جان لگ رہا تھا۔ نہ ٹھیک طور سے مرا ہوا تھا، نہ زندہ۔

کتنے لوگوں کی یہی حالت ہوتی ہے۔ دھیان سے دیکھو تب ہی پتہ چلتا ہے کہ زندہ ہیں۔ لگ رہا ہے کہ وہ نہر کے کنارے ادھ موئے پڑے ہیں۔ بے حس و حرکت۔ وہ بس گزارا کر رہے ہیں۔ اُن کی زندگی کا کوئی مقصد، کوئی مزہ نہیں رہا۔ دیکھنے میں وہ زندہ ہیں مگر ہیں ہی مُردے۔

◄ آپ کی زندگی کیسی ہے؟ کیا وہ بھرپور اور بامقصد ہے؟ اگر نہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں کہ ہماری جان میں دوبارہ جان آئے؟

بھرپور زندگی پانے کے لئے ہمیں کچھ سوال پوچھنے چاہئیں۔ پہلا سوال:

کیا مَیں نے خود آ کر دیکھ لیا ہے؟

ایک واحد ہستی ہے جس سے ہماری جان میں جان آ سکتی ہے—وہ جو عیسیٰ مسیح کہلاتا ہے۔

ایک دن عیسیٰ مسیح یحییٰ نبی کے پاس آیا۔ یحییٰ نبی نے اُسے دیکھتے ہی اپنے شاگردوں کو بتایا کہ یہ مسیح ہے۔ یہ وہی ہے جو دُنیا کے گناہوں کو اُٹھا لے جائے گا۔

◄ کیا یہ سن کر شاگردوں کو سمجھ آئی کہ عیسیٰ مسیح کون ہے؟

نہیں۔ لیکن اِتنا وہ سمجھ گئے کہ یہ ایک خاص اور عظیم آدمی ہے۔

اندھیرے میں پروانہ آگ سے کھینچا جاتا ہے۔ وہ مجبور ہو جاتا ہے چاہے وہ اُس میں جل بھی جائے۔ شاگرد پروانوں کی طرح خداوند عیسیٰ کے پیچھے پیچھے کھچتے گئے۔

اُس نے مُڑ کر اُن سے پوچھا، "تم کیا چاہتے ہو؟"

◄ آج خداوند عیسیٰ یہ کچھ مجھ سے اور آپ سے بھی پوچھتا ہے: تم کیا چاہتے ہو؟

◄ آپ کیا جواب دیں گے؟

آپ بڑے ہوں یا چھوٹے، مرد ہوں یا عورت، وہ ہر ایک سے یہ سوال پوچھتا ہے۔ کیا آپ کہیں گے کہ "مجھے چھوڑ دو۔ پیغمبر ہو نہ ہو مگر میرا آپ سے کیا واسطہ۔ میری تو الگ پارٹی ہے۔"

◄ اپنے آپ کو دھوکا مت دینا۔ روزِ محشر پر آپ کیا کہیں گے جب آپ کو تختِ عدالت کے سامنے لایا جائے گا؟

شاگردوں نے ایسی کوئی بات نہ کی۔ اُنہوں نے صاف پوچھا، "اُستاد، آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں؟"

"اُستاد۔" اُن کو اِتنا ہی پتہ تھا: مسیح ہمارا اُستاد ہے۔ وہ اُستاد جس سے ہماری جان میں جان آئے گی اور آسمان کا راستہ کُھل جائے گا۔ اِسی لئے ہم وہاں جانا چاہتے ہیں جہاں وہ ٹھہرا ہوا ہے۔

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا، "آؤ، خود دیکھ لو۔"

کتنی خوب صورت دعوت! وہ مجبور نہیں کرتا۔ کھلی دعوت ہے کہ آؤ اور خود پتہ کر لو۔ تب تم جان لوگے کہ مَیں کون ہوں۔

دونوں شاگرد مسیح کے ہاں پہنچے۔ شام کے چار بج گئے تھے۔ اُنہوں نے کیا کیا دیکھ لیا ہو گا؟ کیا وہ پوری رات باتیں کرتے رہے؟ ہو سکتا ہے کہ اُستاد کا محبت بھرا چہرا ہی کافی تھا۔ جو بھی ہوا، یہ شاگرد ایک دم خداوند عیسیٰ سے لپٹ گئے۔ اب سے وہ اُس کے ہاں ٹھہرے رہے۔

عیسیٰ مسیح کے پیچھے ہو لینے کا مطلب یہی ہے: آؤ، خود دیکھ لو۔ اور اِس سے زیادہ: میرے ساتھ ٹھہرو۔ مطلب یہ نہیں کہ ہم اُس کی پارٹی کے ممبر بنیں۔ اُسے سیاسی باتوں سے سخت نفرت ہے۔ نہیں، وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کے گھر والے بن جائیں۔ کہ جہاں وہ ہے وہاں ہم بھی ہوں۔ کہ وہ ہمارا آقا ہو۔ ہم اُس کی آواز سنیں اور اُس کا ہاتھ تھامے ہوئے چل پڑیں۔ یوں ہی ہمیں بھرپور زندگی ملتی رہے گی۔

اِس لئے میری اور آپ کی زندگی کا سب سے اہم سوال یہ ہے:

کیا مَیں اُس کے پیچھے ہو لیا ہوں؟

جب زبردست چٹان سمندر میں گر جائے تو بڑی بڑی لہریں اُچھل کر چاروں طرف پھیل جاتی ہیں۔ جو بھی راستے میں ہے اُسے وہ اپنے ساتھ لے جاتی ہیں۔ خداوند عیسیٰ کے پاس ٹھہرنے سے یہی کچھ ہوا۔ وہ مسیح کی محبت بھری لہر میں آ کر اِتنے جوش میں آئے کہ اُن سے رہا نہ گیا۔ اُن کو دوسروں کو یہ خوش خبری بتانا ہی تھا۔

دونوں میں سے ایک کا نام اندریاس تھا۔ اُس کا دل اُستاد کی باتوں سے چھلک اُٹھا تو وہ سیدھے اپنے بھائی پطرس کے پاس جا پہنچا۔ کہا، "ہمیں مسیح مل گیا ہے۔" وہ جو ہمیں بچائے گا۔ یہ کہتے ہی اندریاس اپنے بھائی کو گھسیٹ کر عیسیٰ مسیح کے پاس لے گیا۔ بھائی بھی ایک دم مسیح کے جادو میں آ گیا۔

لہریں ابھی تک زوروں پر تھیں۔ اب خداوند عیسیٰ ایک آدمی بنام فلپّس سے ملا۔ اُس نے کہا، "میرے پیچھے ہو لے۔"

◄ کیا مَیں اُس کے پیچھے ہو لیا ہوں؟

تیسرا سوال:

کیا مَیں اُس کا گھر والا بن گیا ہوں؟

فلپّس نہ صرف راضی ہوا۔ وہ اِتنے جوش میں آ گیا کہ سیدھے اپنے جاننے والے نتن ایل کے پاس پہنچا۔ کہنے لگا، "ہمیں وہ مل گیا جس کا ذکر موسیٰ اور نبیوں نے کیا ہے۔ وہ ناصرت کا رہنے والا ہے۔"

نتن ایل کی ہنسی چھوٹ گئی، "ناصرت!؟ کیا ناصرت سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے؟" ناصرت میں کم آبادی تھی، اور اُسے حقیر جانا جاتا تھا۔ المسیح ایسی جگہ سے کس طرح آسکتا تھا؟

فلپّس نے جواب دیا، "آ اور خود دیکھ لے۔"

فلپّس یہ بات سمجھ گیا تھا کہ آنے اور خود دیکھ لینے سے ہی سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ کوئی اَور راستہ نہیں۔ گھر کا رشتہ باندھنا ہے۔ یہ تو کوئی فلسفہ نہیں ہے جو وہ کتاب پڑھ کر مان سکتا ہے۔ نہ کسی پارٹی کے آفس میں جا کر اپنا نام رجسٹر کروانا ہے۔ گھر کا رشتہ گھر کے اندر ہی باندھا جاتا ہے۔ گھر والوں کے آمنے سامنے۔

◄ **کیا مَیں اُس کا گھر والا ہوں؟**

چوتھا سوال:

کیا مسیح میرا بادشاہ ہے؟

عیسیٰ مسیح نتن ایل کو آتے دیکھ کر پکار اُٹھا، "لو، یہ سچا اسرائیلی ہے جس میں مکر نہیں۔"

نتن ایل ہکاّ بکاّ رہ گیا۔ "آپ مجھے کہاں سے جانتے ہیں؟"
عیسیٰ مسیح نے جواب دیا، "اِس سے پہلے کہ فلپّس نے تجھے بُلایا مَیں نے تجھے دیکھا۔ تُو انجیر کے درخت کے سائے میں تھا۔"
کیا بات ہے! اِس سے پہلے کہ ہم اُسے دیکھیں عیسیٰ مسیح ہمیں پکار کر فرماتا ہے کہ "آؤ اور خود دیکھ لو۔"
نتن ایل بھی مسیح کی محبت بھری لہر میں آ گیا۔ اُس میں ڈوبے ہوئے وہ پکار اُٹھا، "اُستاد، آپ اللّٰہ کے فرزند ہیں، آپ اسرائیل کے بادشاہ ہیں۔"
خداوند عیسیٰ نے فرمایا، "اچھا، میری یہ بات سن کر کہ مَیں نے تجھے انجیر کے درخت کے سائے میں دیکھا تُو ایمان لایا ہے؟ تُو اِس سے کہیں بڑی باتیں دیکھے گا۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم آسمان کو کُھلا اور اللّٰہ کے فرشتوں کو اوپر چڑھتے اور ابنِ آدم پر اُترتے دیکھو گے۔"

◄ ہم یہ مشکل بات کس طرح سمجھ سکتے ہیں؟

قدیم زمانے میں اسرائیل کے بزرگ یعقوب نے خواب میں ایک سیڑھی دیکھی تھی جو زمین سے آسمان تک پہنچتی تھی۔ فرشتے اُس پر

چڑھتے اور اُترتے نظر آتے تھے۔ رب اُس کے اوپر کھڑا تھا۔ لکھا ہے،

> تب یعقوب جاگ اُٹھا۔ اُس نے کہا، "یقیناً رب یہاں حاضر ہے، اور مجھے معلوم نہیں تھا۔" وہ ڈر گیا اور کہا، "یہ کتنا خوف ناک مقام ہے۔ یہ تو اللہ ہی کا گھر اور آسمان کا دروازہ ہے"
>
> (تورات، پیدائش 28:12-16)۔

خداوند عیسیٰ اپنے شاگردوں کو بتانا چاہتا ہے کہ اب تم بھی میرے وسیلے سے دیکھو گے کہ آسمان کا دروازہ انسان کے لئے کُھل جائے گا۔

ایک اَور بات۔عیسیٰ مسیح نے اپنے آپ کو ابنِ آدم کہا تھا۔

- کیوں؟

دانیال نبی نے صدیوں پہلے المسیح کے بارے میں ایک رویا دیکھی تھی۔ اُس میں اُس نے دیکھا تھا کہ

> آسمان کے بادلوں کے ساتھ ساتھ کوئی آ رہا ہے جو ابنِ آدم سا لگ رہا ہے۔ جب قدیم الایام کے قریب پہنچا تو اُس کے حضور لایا گیا۔ اُسے سلطنت، عزت اور بادشاہی دی گئی، اور ہر قوم، اُمّت اور زبان کے افراد نے اُس کی پرستش کی۔ اُس کی حکومت ابدی ہے اور کبھی ختم نہیں ہو گی۔ اُس کی بادشاہی کبھی تباہ نہیں ہو گی۔
>
> (دانیال 9:13-14)

خداوند عیسیٰ یہی ابنِ آدم ہے جو ایک دن دُنیا کی عدالت کرنے آئے گا۔ اُس کی بادشاہی کبھی تباہ نہیں ہو گی۔ وہی ہر انسان کا خداوند ہے چاہے وہ یہ بات مانے یا نہ مانے۔

یوں خداوند مسیح کی خدمت شروع ہوئی۔ اور یہ خدمت آج تک جاری رہی ہے۔ آج تک وہ بار بار پکارتا رہتا ہے: آؤ، خود دیکھ لو! آؤ، خود دیکھ لو!

◄ رہا یہ سوال: کیا مَیں نے اُس کے حضور آ کر خود دیکھ لیا ہے؟

انجیل، یوحنا 1:35-51

اگلے دن یحیٰی دوبارہ وہیں کھڑا تھا۔ اُس کے دو شاگرد ساتھ تھے۔ اُس نے عیسیٰ کو وہاں سے گزرتے ہوئے دیکھا تو کہا، ”دیکھو، یہ اللہ کا لیلا ہے!“

اُس کی یہ بات سن کر اُس کے دو شاگرد عیسیٰ کے پیچھے ہو لئے۔ عیسیٰ نے مُڑ کر دیکھا کہ یہ میرے پیچھے چل رہے ہیں تو اُس نے پوچھا، ”تم کیا چاہتے ہو؟“

اُنہوں نے کہا، ”اُستاد، آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں؟“

اُس نے جواب دیا، ”آؤ، خود دیکھ لو۔“ چنانچہ وہ اُس کے ساتھ گئے۔ اُنہوں نے وہ جگہ دیکھی جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا اور دن کے باقی وقت اُس کے پاس رہے۔ شام کے تقریباً چار بج گئے تھے۔

شمعون پطرس کا بھائی اندریاس اُن دو شاگردوں میں سے ایک تھا جو یحیٰی کی بات سن کر عیسیٰ کے پیچھے ہو لئے تھے۔ اب اُس کی پہلی ملاقات اُس کے اپنے بھائی شمعون سے ہوئی۔ اُس نے

اُسے بتایا، ”ہمیں مسیح مل گیا ہے۔“ (مسیح کا مطلب ’مسح کیا ہوا شخص‘ ہے۔) پھر وہ اُسے عیسیٰ کے پاس لے گیا۔

اُسے دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، ”تُو یوحنا کا بیٹا شمعون ہے۔ تُو کیفا کہلائے گا۔“ (اِس کا یونانی ترجمہ پطرس یعنی پتھر ہے۔)

اگلے دن عیسیٰ نے گلیل جانے کا ارادہ کیا۔ فلپّس سے ملا تو اُس سے کہا، ”میرے پیچھے ہو لے۔“ اندریاس اور پطرس کی طرح فلپّس کا وطنی شہر بیت صیدا تھا۔

فلپّس نتن ایل سے ملا، اور اُس نے اُس سے کہا، ”ہمیں وہی شخص مل گیا جس کا ذکر موسیٰ نے توریت اور نبیوں نے اپنے صحیفوں میں کیا ہے۔ اُس کا نام عیسیٰ بن یوسف ہے اور وہ ناصرت کا رہنے والا ہے۔“

نتن ایل نے کہا، ”ناصرت؟ کیا ناصرت سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے؟“

فلپّس نے جواب دیا، ”آ اور خود دیکھ لے۔“

جب عیسیٰ نے نتن ایل کو آتے دیکھا تو اُس نے کہا، ”لو، یہ سچا اسرائیلی ہے جس میں مکر نہیں۔“
نتن ایل نے پوچھا، ”آپ مجھے کہاں سے جانتے ہیں؟“
عیسیٰ نے جواب دیا، ”اِس سے پہلے کہ فلِپّس نے تجھے بُلایا مَیں نے تجھے دیکھا۔ تُو انجیر کے درخت کے سائے میں تھا۔“
نتن ایل نے کہا، ”اُستاد، آپ اللہ کے فرزند ہیں، آپ اسرائیل کے بادشاہ ہیں۔“
عیسیٰ نے اُس سے پوچھا، ”اچھا، میری یہ بات سن کر کہ مَیں نے تجھے انجیر کے درخت کے سائے میں دیکھا تُو ایمان لایا ہے؟ تُو اِس سے کہیں بڑی باتیں دیکھے گا۔“ اُس نے بات جاری رکھی، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم آسمان کو کھلا اور اللہ کے فرشتوں کو اوپر چڑھتے اور ابنِ آدم پر اُترتے دیکھو گے۔“